Lesson 15: Ale Imraan (Ayaat 186 - 200): Day 168

سُوْرَةُ آلِ عِمرَان كَ تَفْسِر

وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوٰا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزُمِ الْأُمُوْدِ ﴿١٨٦﴾ اور تواگر صبر اور پر ہیزگاری کرتے رہوگے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

عزم معنی بلندی، عزم الامور معنی بلند ارادے۔ اونچی سوچ۔ یعنی تم اپنا کر دار بلندر کھو، سوچ اونچی رکھو۔ بدتمیزی سے بات نہ کرو۔

مثلاً یہ کہ اگر دلیل ہے تونرم زبان سے بات کرو۔ جب کوئی خاموش ہوجاتا ہے تواُس کا جواب آسان سے آ جاتا ہے۔ مثال جیسے حضرت عائشہ خاموش تھیں تواُن کی گواہی آسان سے آگئ۔ قرآن پاک میں تقریباً بیس آیات نازل ہو گئیں۔ حضرت مریم خاموش تھیں توعیسی توعیسی نے گواہی دی، یوسف کی گواہی ہمی ایک بچے نے دی۔

اگر ہم خاموش رہناسکھ گئے تو ہماراصبر ہمارے مخالفین پر پڑے گا۔

دین میں ہم جو قربانیاں دیتے ہیں، اُن میں سب سے پہلی قربانی ہماراا پنانفس ہو تاہے۔ہماری عرقت ہوتی ہے۔ سپتا ہوت ہوئے بھی خاموش ہونا پڑے تو ہو جائیں۔حدیث میں ہے کہ جس بندے نے جھگڑے سے بیخنے کے لئے اپنے آپ کو بیچھے کر لیا تو اللہ اُسے عرقت دیتا ہے۔

وَتُعِزُّمَن تَشَاءوَتُنِلُّمَن تَشَاءبِيمِكَ جوبنده آج عربت كى قربانى نہيں دے سکتاوہ جان كى قربانى كيسے دے گا؟ شہادت صرف جان سے نہيں ہوتی بلکہ عربت سے بھی ہوتی ہے۔

اگلی آیت میں ایک عہد کی بات کی گئی ہے۔

وَاذَا خَنَ اللهُ مِنْ مَا قَالَا لِهِ مَا الْكِتْ الْكِتْ الْكِتْ الْكِتْ الْكَاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَ الْمَا وَ اللهُ مِنْ اللهُ ال

اہل کتاب کے بارے میں فرمایا جارہا ہے کہ اس کو صاف صاف بیان کر دینا۔ لَتُ بَیِّ نُفَّہُ میں اس سے مُر اد تورات ہے۔ اور تورات میں وہ تھم جو اللہ کے نبی کے بارے میں تھا۔ ل تا کید کا ہے اور جتنے شد کسی لفظ میں آئیں وہ شدّت کے لئے ہوتے ہیں۔ اور اس کو ہر گزنہ چھیانا۔ یعنی اللہ کے نبی گاد نیامیں آنا۔ اور اسلام ، اور اللہ کے نبی کی صفّات۔ ابھی تک اہل کتاب کی کتابوں میں کچھ اشارے ملتے ہیں۔ لیکن انہوں نے وہ سب وعدے بھلادیئے۔

اوراس کے بدلے میں حقیر قیمت وصول کی۔ دنیا کے فائدے لے لئے۔ تھوڑاساجاہ لے لیا، تھوڑامال

لے لیا۔ علم والوں کی اخلاقی پستی کا تذکرہ ہے۔ یہود کانام لے کر آج کے مسلمان دینداروں کو بتایا گیا

کہ تم ان روّیوں سے نج جاؤ۔ یہاں پتاجاتا ہے کہ علم والے کاعلم نظر آجا تا ہے۔ ایک علم والاسادہ بات

کرے گاتو پتا چل جاتا ہے کہ اس کے پاس علم ہے اور بے علم انسان با تیں یاد بھی کرلے گاتو اُس سے

ظاہر ہو جاتا ہے کہ کم علم ہے۔

بندے کے اندر اصل وزن اُس کے علم کاہو تاہے۔اس کی مثال ایسے ہے کہ ایک پانچ کلو کا تیل کاڈبہ ہے۔ آپ وہ دوڈِ بےّرسی سے باندھ کر کسی کے گلے میں لٹکادیں اور گردن کے دونوں طرف سے وہ لٹک رہے ہوں تو گردن ہو جھ سے آگے کی طرف جھک جائے گی۔ اب اُس رسی کو آگے کی طرف ڈال دیں اور دونوں ڈِتِ بیچھے پُنت پر ڈال دیں تو گردن تھنچ جائے گی اور ہو جھ سے اکڑ جائے گی۔ جو علم کو آگے رکھتے ہیں، اُس پر عمل کرتے ہیں۔۔ اُن میں عاجزی آتی ہے۔ اُن کی گردن جھی رہتی ہے۔

ا پنے زعم میں ہیں، ایک تواپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں۔ اور دوسر اخو دکی تعریفیں بھی سُننا چاہتے ہیں۔ یہ ان دینداروں کو ذِکر ہے جو اپنی تعریفیں کرنا کروانا چاہتے ہیں۔ تقریبات میں اُن پر مضمون پڑھے جاتے ہیں۔ سالقے لاحقے لگا کر زمین آسان کی ساری تعریفیں کی جاتی ہیں۔

یہ بہت خطرناک بات ہے کہ لو گوں کی تعریفیں سُن کروہ بندہ سمجھتاہے کہ اللہ بھی میری تعریف ہی چاہتاہے۔اُن کے لئے بہت عذاب ہے۔ یہ کیوں ہو گا؟اگلی آیت دیکھیں: وَيِلْهِ مُلْكُ السَّلُوْتِ وَالْآرُضِ فَوَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ اللهُ اور آسانوں اور زمین کی بادشاہی خداہی کو ہے اور خداہر چیز پر قادر ہے۔

کیاایک انسان کوئی اچھاکام کر کے اپنی تعریف کریا کرواسکتاہے؟

کیا ہم ایساسوچ سکتے ہیں کہ میں بڑاکام کروں اور میری تعریف ہو؟ آج کے دور کا کلیجر ہے کہ بڑے بڑے کہ بڑے بڑے کام کرکے ورلڈریکارڈ بن جائے۔ گینز بک آف ریکارڈ میں ہمارانام آ جائے۔ پہاڑ پر چڑھ جائیں۔ہماری واہ واہ ہو جائے۔لوگ ہماری تعریفیں کریں۔

اسلام کابیہ معیار نہیں ہے۔ یہ اسلامی اسٹائل نہیں ہے۔ اسلامی تاریخ اُٹھاکر دیکھ لیں۔اللہ کے نبی اور صحابہ کراٹم کے مزاج ایسے نہیں تھے۔اللہ کے نبی ملکی پھلکی تعریف کر دیتے۔ حوصلہ افزائی کر دیتے۔اللہ کے مزاج ایسے نہیں تھے۔اللہ کے نبی ملکی پھلکی تعریف کر دیتے۔حوصلہ افزائی کر دیتے۔اس کی اجازت ہے۔مثال: ایک خاندان نے صدقہ کیا تواللہ کے نبی نے ہاتھ اُٹھاکر اُنکے لئے دعاکی "یااللہ ان پر اپنار حم فرما" ۔

کہ نیکی کامزید شوق پیداہوایسی تعریف کرنے کی ہمیں اجازت ہے۔

حجو ٹی تعریف نہ ہو اور چاپلوسی والی تعریف نہ ہو۔ منہ پر نہیں ہونی چاہئے۔

اللہ کے نبی عموماً تعریفیں سامنے نہیں کرتے تھے۔ مثال: اگر زندہ جنتی کو دیکھنا چاہتے ہو تو کل صبح جو حرم میں فلاں دروازے میں سب سے پہلے آئے گا۔

کسی کی اصلاح کرنی ہو تو خامو شی سے اُس کو بتائیں۔ تعریف کرنی ہو توسامنے نہ کریں۔ اُس کوخو دبخو د پتا چل جائے گا۔ جیسے ہوامیں خو شبو پھیل جاتی ہے اسی طرح تعریف بھی دوسرے تک پہنچ جاتی ہے۔ پھولوں کے نیج ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں۔ایسی ہی آپ غیر موجود گی میں تعریف کریں وہ اُس بندے تک پہنچ جاتی ہے چاہے کو ئی خاندان والا،رشے دار ہویا دوست اور سہیلی۔

بعض او قات جہاں آپ کو کمی نظر آئے آپ اُس کی تعریف کر دیں۔وہ بہتر ہو جائیں گے۔

یہو دی علماء جھوٹی تعریف چاہتے تھے۔ بعض او قات وہ لو گوں کو نرم مسکلے بتاتے کہ ہماری تعریف ہو۔ لوگ بیہ کہیں کہ بیہ تو بہت اچھاہے۔اللّٰہ کا کہا ہُو احکم نہ بدلیں۔

یہودی علماء جہادیر نہ جاتے اور بعد میں بیٹھ کرخوش ہوتے کہ اچھا ہُوا جان نے گئی۔

یہود کی زندگی قربانی سے، بہادری سے اور اخلاص سے خالی تھی۔

جب اللہ کے نبی مخلص صحابہ کر امَّم کی تعریف کرتے توبیہ اُن سے حسد کرتے۔ اور دوسر ااُن کے خلاف پر اپیگنڈے کرتے۔ کہ کام کرنے کو تو ہمارا بھی دل کرتا ہے لیکن ہم سے کام ہی نہیں لیاجاتا۔

کل بھی ایسے کر دار تھے آج بھی ہمارے اِرد ِگر دایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں کہ کام کوئی اور کرے اور نام اُن کا ہو جائے۔

### انسان کو چاہئے کہ ایسی باتوں سے نیج جائیں۔

صحابہ کرامؓ یہ آیات سُن کر پریشان ہو گئے کہ اللہ کے نبیؓ ہم تواپنی تعریفیں نہیں چاہتے۔اللہ کے نبیؓ نے فرمایا کہ یہ نقد انعام ہے۔ مومن ایسا نہیں چاہتالیکن اللہ اُس کو دنیامیں بھی عرِّت دیتا ہے۔ لوگوں میں اُس کی خیر عام ہو جاتی ہے۔ یہ تواللہ کی نشانیاں ہیں جیسے بارش سے پہلے ہوا آتی ہے۔

#### جیسے اُر دومیں کہتے ہیں کہ آوازِ خلق کو نقارہُ خداسمجھو۔

حدیث گاخلاصہ۔جب اللہ کو کسی بندے کی نیکی کی وجہ سے اُس سے محبت ہو جاتی ہے تواللہ جبر ائیل سے محبت کر تا سے فرماتے ہیں میں بھی اُس سے محبت کر تا ہوں۔ عرش کے فران بندے سے محبت کا سن کر کہتے ہیں ہم بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر زمین کے ہوں۔ عرش کے فرشتے اللہ کی محبت کا سن کر کہتے ہیں ہم بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر زمین کے فرشتے یہی بات کہتے ہیں۔ پھر وہ انسانوں میں اُس بندے کی محبت ڈال دیتے ہیں۔ پھر دنیاوالے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

اب الله کی خاطر کسی سے محبت ہونااور بات ہے اور دنیاداری میں کسی شوہز کی انسان سے محبت ہوناالگ بات ہے۔ یہ ایسے ہی ہے کہ کسی دفتر کے کلرک کسی کی تعریف کریں یاکسی ملک کاصدر اُس کی تعریف کرے۔ یہی فرق ہے۔

مجھے کیسے پتا چلے کہ میں خو دیسند ہوں؟

کسی نے مجھ سے یہی سوال کیا تھا۔ خلاصہ بیہ ہے کہ مومن بیہ ہے کہ نیکی کا جذبہ دِل سے اُٹھے کہ یااللہ مجھ سے نیکی کا جذبہ دِل سے اُٹھے کہ یااللہ مجھ سے نیکی کے کام لے۔میر سے اندر نیکی کرنے کی تڑپ ہے میں دین کی خدمت کرناچا ہتی ہوں۔ مجھے تو فیق دے۔ بیہ توہے اصل مومن۔اللہ کوراضی کرنے والا۔والی۔

دوسرایہ کہ کسی نے آپ کی تعریف کی اور آپ کوشوق ہو کہ مزید نیک کام کروں۔لو گوں کو پتا چلے میں کتنے اچھے کام کررہی ہوں۔ تنقید سُن کر چُپ کر کے بیٹھ جائیں۔

آب آپ اپنے آپ سے پوچیس۔ میں کونساکام اچھا کر سکتی ہوں۔ میرے اندر کونسی صلاحیت ہے۔

### تعریف سن کو پھولنا نہیں اور تنقید سُن کر رُ کنا نہیں ہے۔

الله کاکلام انسان کو د هو دیتا ہے۔ ہمارے اندر کی کمیاں اور کو تاہیاں دور کر دیتا ہے۔ قر آن بہترین رہنمائی کر تاہے۔

اللہ کے نبی نے بدر کے میدان میں صحابہ کراٹم کی تعریفیں نہیں کیں۔خندق کے موقع پر اللہ کے نبی کے استعار بھی پڑھے۔موقع کی مناسبت سے جائز ہے۔

اے اللہ عیش تو صرف آخرت کاعیش ہے توان مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔

اللہ کے نبی کی انگلی پر زخم لگ گیا تھا۔ آپ نے شعر پڑھا کہ اے انگلی تو مجھ سے پہلے اللہ تک پہنچ گئی۔

خوش ہُوا کریں کہ آپ کی نیکی اللہ تک پہنچ گئی کسی کو پتاہی نہیں چلا۔ پر دے کے پیچھے بیٹھ کر کام کیا کریں۔ کتنے لوگ خاموشی سے بیٹھ کر کام کرتے ہیں۔ یہی تقویٰ ہے۔

کتنے لوگ صرف مانک سیٹ کرتے ہیں۔ ٹیکنیکل کام کرتے ہیں۔ سامنے نہیں آتے۔ لوگوں کی تنقید اور تعریف کو چھوڑ کر کام کریں۔ حق بات کریں۔ لوگ کئی طرح کے مشورے دیئے۔ آپ اللہ کی رضائے لئے خاموشی سے کام کرتے رہیں۔ اگر کوئی دِل دکھائے اور آپ پر غلط تنقید کرے تو؛

- 🛂 سير ت رسول ضر ورپڙھيں۔
- 🛂 اللہ کے نبی کی طا ئف والی دعا پڑھیں۔
  - نفل پڑھ لیں۔
  - الروزه رکھ جس

بہت ہی اہم رکوع ہے۔ 190 - 200 تک سورۃ کی آخری آیات۔ اِن سے اللہ کے نبی گاعمل ملتا ہے۔ ایک کتاب ہے ابن حبان ، اُس میں تذکرہ ملتاہے کہ عطاع بن ابی رباح یہ واقعہ بیان کرتے ہیں ؛ میں حضرت عائشہ کے یاس گیا(یہ تابعی تھے اور علم کے شوق میں اُن کے یاس گئے۔ آج بہت لوگ کہتے ہیں کہ عور تیں کیوں پڑھنے پڑھانے کا کام کرتی ہیں۔ یہ وہ دور تھا کہ اللہ کے نبی کی بیویاں جھی مر دوں تک علم پہنچانے کا ذریعہ بنیں۔) کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اللہ کے نبی گاسب سے عجیب کام کونسا تھا؟ عائشہ ٹنے فرمایا کہ کیابات کروں اُن کاہر عمل ہی عجیب تھا۔ (یہ اُر دووالا عجیب نہیں بلکہ اس کے معنی ہیں خوبصورت عمل)ہرشان ہی خوبصورت تھی۔ ایک د فعہ اللہ کے نبی میرے یاس تشریف لائے۔لحاف میں آکر فرمایااگر اجازت ہو تواپنے پرورد گارسے بات کرلوں۔(پہاں سے عمل کی بات نوٹ کریں۔ مر داپنی بیوی کے جذبات کا کتنا خیال رکھتا ہے۔ بیوی سے پوچھ رہے ہیں کیونکہ یہ بیوی کا وقت تھا)عائشہ نے جواب دیا کہ اللہ کے نبی مجھے تو آگ کا قُرب پیندہے لیکن میں یہ بھی جاہتی ہوں کہ آپ اللہ کی عبادت کریں۔(کتناخوش قسمت گھرانہ ہے)۔ میں آپ کی خوشی کی خاطر اجازت دیتی ہوں۔(عمل کانقطہ کہ اگر آپ کاعبادت کا دل چاہتاہے تواپیے شوہریابیوی سے یو چھ لیں۔اگروہ سوئے ہیں توجگا کر مت یو چھیں۔)(حدیث گاخلاصہ کہ بہترین جوڑاوہ ہے کہ اگر مر داُٹھے تواپنی ہیوی کو بھی عبادت کے لئے جگالے اور بیوی حاگے تووہ بھی یہی کرے۔اگر نیند میں ہیں تو ہانی کے جیھینٹے ڈال دیں۔اگر از دواجی تعلقات اچھے ہوں تو نیکیاں مل کر کریں۔ آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔)

نور لقر آن ویب سائٹ سے Prophet pbuh at Home کے لیکچر سُنیں۔

## اللہ کے نبی کی گھریلوزندگی کے بارے میں لیکچرز شنیں۔

اللہ اور صحابہ کراٹم کی زندگی سے سیکھیں۔اپنے گھروں میں اچھے حال حلیے میں رہیں۔ہرخوشی اور تفریخ گھر میں ایک دوسرے تفریخ گھر میں جائز طریقے سے پوری کریں۔گھر کے اندر خیر لائیں۔ نیکی کے کام میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔

عائشہ نے فرمایا کہ اللہ کے نبی نے بستر سے اُٹھ کر نبیند کا خمار دُور کیا۔ (وہ بھی انسان تھے)۔ آپ نے وضو کیا اور نماز شروع کی۔ پھر آپ نے قیام کیا اور روتے رہے۔ رکوع، سجدے اور ساری نماز میں روتے رہے۔ پھر اللہ کے نبی کو بلال بلانے آگئے۔ میں نے اللہ کے نبی سے بوچھا کہ اللہ کے نبی آپ کے قوسارے اگلے پیچھے گناہ معاف ہیں، آپ اتنا کیوں روتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کاشکر گزار بندہ نہ بنوں؟ کیا میں شکر میں گریہ زاری نہ کروں۔ آج کی رات اللہ نے وہ آیات نازل کیں ہیں کہ جن پر اگر کسی نے غور و فکر نہ کیا اُس کے لئے بڑی تباہی ہے۔

روایات سے ملتا ہے کہ اللہ کے نبی کیہ آیات تہجد کے وقت پڑھتے تھے۔ علماء کے قریب یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ اللہ کے نبی بستر پر بیٹھے ہی وضو کئے بغیر ہی یہ آیات پڑھتے تھے۔ (بغیر وضو کے ہی یہ آیات پڑھتے تھے۔ (بغیر وضو کے ہی یہ آیات پڑھتے تھے۔ قر آن ہاتھ میں نہیں ہو تا تھا۔ زبانی پڑھتے تھے۔)

حضرت ابن عباس سے بھی میہ روایت ملتی ہے کہ اللہ کے نبی رات کو تہجد کے وقت میہ آیات اپنے بستر پر بیٹھ کر وضو کئے بغیر ہی پڑھتے تھے۔

# آج سے ہم نے بیر آیات پڑھ کران پر غور کرناہے۔انشاءاللہ

اِنَّ فِي ْ خَلْقِ السَّمْوْتِ وَ الْأَرْضِ وَالْحَتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يُتِ لِلْهُ ولِي الْأَلْبَابِ اللَّهُ اللللْمُلِي اللللْمُ اللَّهُ اللَّاللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللِّهُ اللَ

سورۃ البقرہ کا بیسواں رکوع بھی انہی آیات سے شروع ہُواتھا۔ تخلیق کی بات ہور ہی ہے۔

اُس آیت کانام تھا آیتوں والی آیت۔ یعنی نشانیوں والی آیت۔ الله کی حکمت دیکھیں کہ یہاں بھی وہی آیات سے ملتی جلتی ہیں۔

لایت: آیت کی جمع۔نشانی۔ معجزہ۔ قرآن میں بیہ تین معنی میں استعال ہُواہے۔وہ معجزات جوانبیاء کرامؓ کو دئے گئے۔ دوسر االلہ کی نشانیاں۔اور دلیل کے معنی میں۔ڈکشنری میں آیت وہ چیز جس کو دیکھ کو کوئی یاد آجائے۔مثال: کوئی یُرانایرس دیکھ کریرانی باتیں یاد آجائیں۔

اس کا ئنات کی ایک ایک چیز بول بول کر اللہ کی یاد دلاتی ہے۔

لِّا ولِی الْاَلْبَابِ: ل ب ب مغز، دماغ - خاص عقل کی طرف اشارہ ہے ۔ وہ عقل جو عقل سلیم ہو۔ عقل والے اپنے رَبّ کو یاد کرتے ہیں۔ ہدایت کی طرف پہلا قدم - کا ئنات کو دیکھو۔

> کھول آنکھ زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضادیکھ۔ مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کوزرادیکھ اس جلوہ بے پر دہ کو پر دوں میں چھیادیکھ

> > اور علامہ اقبالؒ نے فرمایا؟ اپنے من میں ڈوب کے پاجاسر اغے زندگی.

یہ کا ئنات بول بول کر اللہ کی موجو دگی کا احساس دلاتی ہے۔ قر آن اللہ سے تعارف کروا تاہے۔ قر آن اللہ کا قول ہے۔ کا ئنات اللہ کا فعل ہے۔

اللہ کے قول اور فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ ہمیں سائنس پڑھنی چاہئے۔ اللہ کی کائنات سے محبت کرنی چاہئے۔ اللہ کی معرفت ہوتی ہے۔ کرنی چاہئے۔ اللہ کی معرفت ہوتی ہے۔ کرنی چاہئے۔ انسان کو اللہ کی معرفت ہوتی ہے۔ بیہ کائنات اللہ کی موجود گی کا احساس دلاتی ہے۔

الَّذِينَ يَنُ كُرُوٰنَ اللهَ قِيَامًا وَقَعُوٰدًا وَعَلَى جُنُوٰ بِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوٰنَ فِي خَلْقِ السَّهٰوتِ
وَالْاَرْضِّرَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰنَا بَاطِلًا وَسُبُحٰنَكَ فَقِنَا عَنَا بَالنَّارِ ﴿١٩١﴾ جُو كُمرُ عادر بيشے اور ليٹے (ہر حال ميں) خداكو ياد كرتے اور آسان اور زمين كى پيدائش ميں غور كرتے (اور كہتے بيشے اور ليٹے (ہر حال ميں) خداكو ياد كرتے اور آسان اور زمين كى پيدائش ميں غور كرتے (اور كہتے ہيں) كہ اے پرورد گار! تونے اس (مخلوق) كوبے فائدہ نہيں پيداكيا تو پاك ہے تو (قيامت كے دن) ہميں دوزخ كے عذاب سے بچائيو۔

کھڑے اور بیٹے اور لیٹے۔ تین کیفیات ہیں، ایک خوبصورت نقطہ نوٹ کریں لیٹنے کا انداز بھی بتادیا گیا۔

اللہ کے نبی کے لیٹنے کا انداز بھی یہی تھا۔ آپ پہلو کے بل لیٹتے، دائیں طرف منہ مبارک کرکے اور

آپ کی بائیں جانب اوپر ہموتی۔ آج سائنس نے ثابت کر دیا کہ سونے کاسب سے دُرست اندازیہی

ہے۔ ہمارادِل اور معدہ اس طریقے سے صحیح کام کرتے ہیں۔ دِل کوکام کرنے میں مشقت نہیں ہے۔

اپنے بچوں کو سونے کے انداز بھی سکھائیں۔

غور و فکر کرتے ہیں اور اس نتیج پر پہنچتے ہیں؛

# یہاں خاص بات نوٹ کریں۔ کہ وہ نُفّر خالق میں نہیں بلکہ اُس کی بنائی ہوئی چیزوں پر کرتے ہیں۔

اللہ کی ذات کے بارے میں نہیں سوچنا کہ اللہ کیسا ہے۔ ہمیں منع کیا گیا ہے۔ اللہ کی تخلیق کے بارے میں سوچیں۔ فلا سفی اور نصوّف یہی سکھاتے ہیں کہ خالق پر غور کرتے ہیں۔

اس کائنات پر غور کرواور اللہ تک پہنچو۔ آپ خوبصورت چیز دیکھ کر سوچتے ہیں کہ اس کاخالق کتنااعلیٰ ہو گا۔ کائنات ایک سیٹ سسٹم پر چل رہی ہے میری زندگی کا بھی مقصد ہے۔ سورج چاندایک بے جان چیز لا کھوں سال سے چل رہے ہیں اور ایک انسان جو انثر ف المخلو قات ہے وہ بس ساٹھ ستر سال کے بعد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا؟ نہیں بلکہ ہماری اگلی زندگی نثر وع ہوگی۔

2009کادورہ قرآن اللہ کی نشانیوں کے بارے میں تھا۔ آپ نورالقر آن ویب سائٹ سے وہ سُنیں۔ اُس کے تعارف (انٹرو Introduction ضرور سُنیں) زندگی میں حالات بدلتے رہتے ہیں۔ یعنی وُکھ سُکھ ہر چیز میں ہمارے لئے نشانی ہے۔

" اے پرورد گار! تونے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ "مقصدِ حیات نظر آیا تو جہنم کی فکر لگ گئی۔ غورو فکر کے بعد بھٹلے نہیں بلکہ رَبّ کوراضی کرنے کی تڑپ لگ گئی۔

پہلی آیت میں توحید ہے۔ ایمان باللہ۔ پھر دوسری آیت میں ایمان بالآخرہ۔ پھر جہنم کی فکر ہے۔

رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ مَنْ تُلْخِلِ النَّارَ فَقَلُ آخُرَيْتَهُ وَمُ مَالِلظّٰلِيدِ لَنَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿١٩١﴾ اے

پرورد گار جس کو تونے دوزخ میں ڈالا اسے رسواکیا اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔

پھرا بیان بالرسالت کا تذکرہ ہے؛

مُنَادِيًا: يہ پہلے تورسول تھے۔ پھر ہر دور کا داعی۔ وہ سب لوگ جو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور تیسر ا قر آن ہے۔ جیتا جاگتا اللہ کی طرف بلانے والا۔ جب کوئی اور یہ کام نہیں کرے گاتو قر آن یہ کام کرے گا۔ "(یعنی) اپنے پرورد گار پر ایمان لاؤتو ہم ایمان لے آئے "پھر ہم نے لبیک کہہ دیا۔ سورة فاتحہ میں بھی ہم نے کہاتھا؛ ہم کوسیدھے رہتے چلا(۵) ان لوگوں کے رہتے جن پر تو اپنافضل وکرم کر تارہا(۱)

اور یہاں بھی ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ گویا جس کی عقل سلامت ہو گی وہ دعوت کو قبول کرے گا۔ اسے پرورد گار ہمارے گناہ معاف فرمااور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیاسے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا۔ پھر ہمیں سب سے پہلی فکریہ لگ جاتی ہے۔ گناہ بہت ہیں اللہ معاف کر دے۔ نامۂ اعمال صاف کر دے۔ اور ہمیں موت ایسی حالت میں آئے کہ ہم نیک لوگوں کے ساتھ ہوں۔ ہم اچھے کام کرتے اس دنیاسے جائیں۔

الْكَانِدَادِ برر بار ایسا شخص جوہر وقت نیکی کے لئے تیار رہے۔

(اپنے آپ سے سوال کریں۔) کیامیں ہروقت نیکی کے لئے تیار ہوں؟

رَبَّنَا وَاتِنَامَا وَعَنَّنَاعَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيبَةِ الْمِيْعَادَ الْمِيْعِينَ الْمِيْعِينَ الْمِيْعِينَ الْمِيْعِينَ الْمِيْعِينَ الْمِيْعِينَ الْمِيْعِينَ الْمَاوِرَةُ الْمِيْعِينَ الْمِيْعِينَ الْمُعْيِنَ الْمُعْيِنَ الْمُوانِدَ يَجُويَجُهُ اللّهُ الْمِيْنَ لَهُ الْمُعْيِنَ الْمُعْيِنِ الْمُعْيِنَ الْمُعْيِنِ الْمُعْيِنِينَ الْمُعْيِنِ الْمُعْيِنِينَ الْمُعْيِنِ الْمُعْيِنِينَ الْمُعْلِينَ الْمُعْيِنِينَ الْمُعْيِنِينَ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينِينَ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينِ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينَ الْمُعْلِينِ الْمُعْلِي الْمُعْلِينِ الْمُعْلِي الْمُعْلِينِ الْمُعْلِي الْمُعْلِينِ الْمُعْ

بند ہُ مومن کو اللہ کے وعدے پریقین ہوتا ہے۔ وہ دعائیں کرتا ہے۔ سب سور ہے ہیں اور بندہ تہجد کے وقت تڑپ کریہ دعا کرتا ہے تو اللہ کیا جو اب دیتا ہے؟

فَالسُتَجَابَ لَهُ هُ رَبُّهُ هُ اَنِّيْ لِأَا ضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْ كُمْ مِّنْ ذَكْرِ اَوْ اُنْهَى بَعْضُكُمْ مِّنْ اللهِ بَعْضَ كُمْ مِّنْ فَالَّذِينَ هَاجَرُوْا وَالْخُرِجُوْا مِنْ دِيَادِ هِمْ وَالْوَدُوْا فِي سَبِينِي وَقْتَلُوْا وَقُتِلُوٰا لَا لَهُ اللهِ يَعْفَى كُمْ مَنْ اللهِ كَوْرَتَ عَنْهُ الله عَنْ الله عَ

الله اپنے بندوں کی دعائیں قبول کر تاہے۔

ضروریات کے تحت عور توں اور مر دوں کو مختلف کر دار دیئے گئے لیکن گناہ و تواب برابر ہیں۔
کسی کا عمل ضائع نہیں ہوتا۔ سب برابر ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ کون کتنی قربانیاں دیتا ہے۔
"توجولوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے "تواللہ اُن کو بہترین اجر عطاکرے گا۔ اللہ ان کی نیکیوں سے خوش ہو گیا۔ اللہ انہیں معاف کر دے گا۔

" ان کو بہشتوں میں داخل کروں گاجن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (یہ) خدا کے ہاں سے بدلہ ہے اور خدا کے ہاں اچھا بدلہ ہے۔"

الله کی خاص رحمت سے اُن کے گناہ معاف ہو نگے اور ہمیشہ کے لئے جنّت پالینگے۔ کسی کی نیکیاں اتنی نہیں کہ جنّت مل جائے الله کی رحمت سے ہم جنّت میں داخل ہونگے۔ انشاء الله۔